۷۸۶/۹۲

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری قدس سرہٗ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا مہینہ

رجب المرجب

مرتب

مولانا ابو مسرور محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری

ناشر

رضا اکیڈمی

۵۲ ، ڈونٹاڈ اسٹریٹ ، کھڑک ، ممبئی ۹

نام کتاب .... اللہ تبارک وتعالیٰ کا مہینہ رجب المرجب

مرتب .... مولانا ابومسرور محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری

ناشر .... رضا اکیڈمی، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

سن اشاعت ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء

تعداد اشاعت .... دو ہزار (۲۰۰۰)

مطبع .... رضا آفسیٹ، ممبئی ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡکَرِیۡمِ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا مہینہ رجب المرجب وہ مقدس ومحترم مہینہ ہے جس میں دعائیں قبول اور خطائیں معاف ہوتی ہیں۔ اس ماہ میں توبہ کرنے والوں پر رحمت انڈیلی جاتی ہے اور نیک عمل کرنے والوں پر قبولیت کے انوار کا فیضان ہوتا ہے۔ یہی وہ مقدس مہینہ ہے جس کی ستائیسویں شب میں حضور اقدس سرکار کائنات رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے۔

معراج شریف

بخاری نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے انہوں نے مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں معراج کی رات کا واقعہ سنایا اور فرمایا کہ میں حطیم کعبہ میں تھا اور یہ بھی فرمایا کہ مقام حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ یکا یک میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کچھ کہا میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا پھر اس جگہ اور اس جگہ کے درمیان چاک کیا گیا (راوی کہتا ہے میں نے جارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، وہ میرے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ اس جگہ اور اس جگہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا حلقوم سے ناف تک) پھر انہوں نے میرا دل نکالا اور میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے لبریز تھا، اس کے بعد میرا دل دھویا گیا پھر اسے علم وایمان سے لبریز کر کے واپس رکھ دیا گیا پھر میرے پاس ایک سفید جانور لایا گیا جو خچر سے پست اور گدھے سے اونچا تھا (جارود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اے ابوحمزہ! کیا وہ براق تھا؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا ہاں، وہ اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا) میں اس پر سوار ہوا اور جبریل مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ آسمان

دنیا تک پہنچے، جبریل نے اس کا دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبریل، کہا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبریل نے کہا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پوچھا گیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریل نے کہا ہاں، کہا گیا انہیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا مبارک ہو، پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہاں آدم علیہ السلام موجود تھے۔ جبریل نے کہا یہ آپ کے اَب (باپ) آدم ہیں، انہیں سلام کیجئے لہٰذا میں نے سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بیٹے اور صالح نبی کو خوش آمدید ہو۔

پھر جبریل میرے ساتھ اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور جبریل نے دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا وہ بلوائے گئے ہیں؟ جبریل بولے ہاں، کہا گیا ان کا آنا مبارک ہو اور دروازہ کھول دیا، جب میں وہاں پہنچا تو میں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت یحیٰ علیہما السلام کو وہاں پایا اور وہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں، جبریل نے کہا کہ یہ یحیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبریل مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا، پوچھا گیا کون؟ کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریل نے کہا ہاں، کہا گیا خوش آمدید، ان کا آنا بہت اچھا اور مبارک ہے اور دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو مجھے یوسف علیہ السلام ملے، جبریل نے کہا یہ یوسف علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید ہو۔

پھر جبریل مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا، پوچھا گیا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جبریل بولے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبریل نے کہا ہاں، دربان نے کہا خوش آمدید،

ان کا آنا بہت مبارک ہے اور دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا، جبریل نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید ہو۔

پھر مجھے جبریل ساتھ لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے، انہوں نے دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبریل نے کہا ہاں، کہا گیا انہیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا مبارک ہو، جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ہارون علیہ السلام ملے، جبریل نے کہا یہ ہارون علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید ہو۔

پھر جبریل مجھے اوپر لے گئے یہاں تک کہ ہم چھٹے آسمان پر پہنچے، انہوں نے دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریل نے کہا ہاں، اس فرشتے نے کہا انہیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا مبارک ہے۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، جبریل نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید ہو، پھر ہم جب آگے بڑھے تو وہ روئے۔ ان سے کہا گیا آپ کیوں روتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا میں اس لئے رویا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان مبعوث کیا گیا ہے جس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں جائیں گے۔

پھر جبریل مجھے ساتویں آسمان پر چڑھا لے گئے اور اس کا دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون؟ کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ کہا ہاں، کہا گیا انہیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا مبارک ہے۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ملے، جبریل نے کہا یہ آپ کے والد گرامی

ابراہیم ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بیٹے اور صالح نبی کو خوش آمدید ہو۔

سدرۃ المنتہٰی کی کیفیت

پھر مجھے سدرۃ المنتہٰی تک لے جایا گیا، اس کے پھل مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے، وہاں چار نہریں تھیں، دو ظاہر اور دو پوشیدہ، میں نے جبریل سے پوچھا یہ نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا جو دو پوشیدہ ہیں وہ جنت کی نہریں ہیں اور جو دو نہریں ظاہر ہیں وہ نیل اور فرات ہیں، پھر بیت المعمور میرے سامنے ظاہر کیا گیا جس میں ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے ہر روز داخل ہوتے ہیں۔ پھر مجھے ایک شراب (شربت) کا برتن، ایک دودھ کا اور ایک شہد کا برتن دیا گیا، میں نے دودھ کا انتخاب کرلیا، جبریل نے کہا یہی فطرت ہے، آپ اور آپ کی امت اس پر قائم رہیں گے۔ اس کے بعد مجھ پر ہر روز کی پچاس پچاس نمازیں فرض قرار دے دی گئیں۔

پھر جب میں واپس ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا ہر دن میں پچاس نمازوں کا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی، میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور میں نے بنی اسرائیل سے سخت برتاؤ کیا ہے۔ لہٰذا اپنے رب کے پاس لوٹ جایئے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کرایئے، چنانچہ میں لوٹا اور (دو باریوں میں) دس نمازیں معاف کردی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے پہلے کی طرح کہا، میں پھر لوٹ گیا اور پھر دس نمازیں معاف کردی گئیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے پہلے کی طرح کہا، میں پھر لوٹ گیا اور پھر دس نمازیں معاف کردی گئیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی طرح کہا، میں پھر واپس لوٹ گیا اور مجھے ہر روز پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا۔ میں جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کو

کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا روزانہ پانچ نمازوں کا حکم ملا ہے، انہوں نے کہا کہ آپ کی امت روزانہ پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھ سکے گی۔ میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل سے سخت برتاؤ کر چکا ہوں لہٰذا آپ پھر اپنے رب کے حضور جائیں اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کریں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے رب سے کئی بار درخواست کر چکا ہوں، اب مجھے شرم آتی ہے لہٰذا اب میں راضی ہوں اور رب کے حکم کو تسلیم کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں آگے بڑھا تو کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ میں نے اپنا حکم جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

انتباہ

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جاگتے میں جسمانی معراج ہونا برحق ہے۔ مکہ معظّمہ سے بیت المقدس تک کی سیر کا انکار کرنے والا کافر ہے اور آسمانوں کی سیر کا انکار کرنے والا گمراہ، بددین ہے۔ اشعۃ اللمعات جلد چہارم صفحہ ۵۲۷ میں ہے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اسراء ہے اور مسجد اقصیٰ سے آسمان تک معراج ہے۔ اسراء نص قرآن سے ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے اور معراج احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا گمراہ اور بددین ہے۔

اور شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۰۰ میں ہے حالت بیداری میں جسم اطہر کے ساتھ آسمان اور اس کے اوپر جہاں تک خدائے تعالیٰ نے چاہا سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا بددین ہے۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۱ پر ہے مسجد حرام سے بیت المقدس تک رات میں سیر فرمانا قطعی ہے قرآن مجید سے ثابت ہے (اس کا منکر کافر ہے) اور زمین سے آسمان تک سیر فرمانا احادیث مشہورہ سے ثابت ہے (اس کا منکر گمراہ ہے)

اور سید الفقہاء حضرت ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مسجد اقصیٰ تک معراج قطعی ہے قرآن سے ثابت ہے اور آسمان دنیا تک حدیث مشہور سے ثابت ہے اور آسمانوں سے اوپر تک آحاد سے ثابت ہے۔ تو پہلے کا منکر قطعی کافر ہے اور دوسرے کا منکر بد دین، گمراہ ہے اور تیسرے کا منکر فاسق ہے۔ (تفسیرات احمدیہ صفحہ ۳۲۸)

حضور اقدس رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جاگتے میں معراج جسمانی ہوئی تھی اس لئے کہ اگر معراج منامی یا روحانی ہوتی تو کفار قریش حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہرگز نہ جھٹلاتے اور نہ بعض ضعیف الایمان مسلمان مرتد ہوتے۔ ہاں البتہ حالت بیداری میں جسم اطہر کے ساتھ ایک بار اور خواب میں کئی بار معراج ہوئی۔ اشعۃ اللمعات جلد چہارم کے صفحہ ۵۲۷ ہی میں ہے معراج خواب میں ہوئی تھی یا بیداری میں اور ایک بار ہوئی تھی یا بار بار اس باب میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ صحیح اور جمہور علماء کا اختیار کردہ قول یہ ہے کہ معراج کئی بار ہوئی تھی ایک بار بیداری میں اور کئی بار خواب میں۔ پھر دو سطر کے بعد فرمایا تحقیق یہ ہے کہ معراج ایک بار حالت بیداری میں جسم اطہر کے ساتھ ہوئی۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے آسمان تک اور آسمان سے جہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے چاہا۔ اگر واقعۂ معراج خواب میں ہوتا تو اس قدر فتنہ وفساد وشور وغوغا کا باعث نہ ہوتا اور کافروں کے جھگڑنے اور بعض مسلمانوں کے مرتد ہونے کا سبب نہ بنتا۔

اور تفسیر خازن جلد چہارم صفحہ ۱۳۴ میں ہے حق وہی ہے کہ جس پر کثیر صحابہ اکابر تابعین اور عامۂ متاخرین فقہاء ومحدثین اور متکلمین ہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روح اور جسم کے ساتھ معراج ہوئی۔

اور حضرت ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ معراج جاگتے میں جسم اطہر کے ساتھ مع روح کے ہوئی۔ اہل سنت وجماعت کا یہی مسلک ہے۔ تو جس نے کہا کہ معراج صرف روح کے ساتھ ہوئی یا صرف خواب میں ہوئی تو وہ بد دین، گمراہ، گمراہ گر اور فاسق ہے۔ (تفسیرات احمدیہ صفحہ ۳۳۰)

ماہ رجب المرجب کے فضائل اور اس ماہ میں عبادات پر اجر وثواب

دیلمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر وبرکت کی بارش کرتا ہے۔ عید الاضحیٰ کی رات، عید الفطر کی رات، پندرہ شعبان کی رات اور رجب المرجب کی پہلی رات۔

دیلمی نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں کوئی دعا رد نہیں کی جاتی۔ رجب کی پہلی رات، پندرہ شعبان کی رات، جمعہ کی رات اور دو راتیں عیدین کی۔

روایت ہے کہ جب رجب کے اولین جمعہ کی ایک تہائی رات گزرتی ہے تو کوئی فرشتہ باقی نہیں رہتا مگر سب رجب کے روزہ داروں کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

رجب جنت کی ایک نہر کا نام ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔ اس کا پانی وہی پیئے گا جو رجب میں روزے رکھتا ہے۔

فرمان نبوی ہے کہ باخبر ہو جاؤ! رجب اللہ تعالیٰ کا ماہ اصم ہے۔ جس نے رجب میں ایک دن ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس نے اللہ تعالیٰ کی عظیم رضا مندی کو اپنے لئے واجب کر لیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماہ حرام (رجب) میں تین روزے رکھے اس کے لئے نو (۹) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہینوں کی گنتی جس دن سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا فرمایا اللہ کی کتاب

میں بارہ مہینے ہیں۔ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت والے ہیں ایک رجب ہے اور اس کے بعد تین مہینے مسلسل ہیں۔یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم۔رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے تو جس نے رجب میں ایک دن کا روزہ رکھا (یقین واخلاص کے ساتھ) تو اس نے اللہ عز وجل کی خوشنودی اپنے اوپر واجب کرلی۔اسے فردوس اعلیٰ میں ٹھہرایا جائے گا۔اور جس نے رجب کے دو دن کے روزے رکھے تو اسے دوگنا اجر دیا جائے گا۔ ہر اجر (ثواب) کا وزن دنیا کے پہاڑوں کے برابر ہوگا۔اور جس نے تین روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق حائل کردے گا جس کی مسافت ایک سال کی ہوگی۔جس نے چار روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کو جذام وجنون اور برص جیسے امراض اور فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا۔جس نے پانچ روزے رکھے اسے قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا۔جس نے چھ دن کے روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے اس طرح اٹھے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔اور جس نے سات روزے رکھے تو اس کے لئے دوزخ کے ساتوں دروازے بند کردیئے جائیں گے۔اور جس نے آٹھ روزے رکھے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔اور جس نے نو روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے کلمۂ شہادت پڑھتا ہوا اٹھے گا اور اس کا منہ جنت کی طرف ہوگا۔جو دس روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے پل صراط کے ہر میل پر ایک آرام دہ بستر مہیا فرمادے گا۔اور جو گیارہ روزے رکھے گا قیامت کے دن اس سے افضل اور کوئی امتی نظر نہ آئے گا سوائے ایسے شخص کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ ماہ رجب کے روزے رکھے ہوں۔اور جو شخص اس ماہ کے بارہ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے دو جوڑے پہنائے گا کہ اس کا ایک جوڑا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہوگا۔اور جو تیرہ روزے رکھے گا قیامت کے دن عرش کے سائے میں اس کے لئے دسترخوان بچھایا جائے گا اور اس سے اس کا جو دل چاہے گا کھائے گا جب کہ اور دوسرے لوگ سخت تکالیف میں مبتلا ہوں گے۔اور جس نے چودہ روزے رکھے

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کرے گا جو نہ کبھی دیکھی اور نہ کبھی اس کے بارے میں کسی سے کچھ سنا، نہ کسی کے دل میں کچھ خیال گزرا ہوگا۔ اور جس نے پندرہ روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے محشر میں ان کے ساتھ کھڑے ہونے والوں میں شامل کردے گا جہاں سے جب کسی مقرب فرشتے یا نبی و رسول علیہم السلام کا گزر ہوگا تو وہ اس کو امن والوں میں ہونے کی مبارکبادی دیں گے۔ (غنیۃ الطالبین)

ایک روایت میں پندرہ روزے سے زائد کی بھی فضیلت آئی ہے۔

ستائیسویں رجب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رجب کی ستائیسویں کا روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (۶۰) ماہ کے روزوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً یہ حدیث مروی ہے کہ ستائیس (۲۷) رجب المرجب کو اعمال وعبادات کرنے والوں کے نام سو (۱۰۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جس نے اس شب میں بارہ (۱۲) رکعات اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ پڑھی اور دو رکعات پر سلام کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۱۰۰ ر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْۢبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۱۰۰ ر مرتبہ اور درود شریف ۱۰۰ ر مرتبہ پڑھ کر اپنے دنیاوی امور کی تکمیل کے لئے دعا مانگی اور پھر صبح کو روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعائیں قبول کرے گا سوائے کسی خلاف شرع (کام کے لئے) دعا کے۔

پیارے سنی بھائیو! آؤ آؤ اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے حضور حاضر ہو۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ دیکھو دیکھو اس مہینہ میں توبہ کرنے والوں پر رحمت انڈیلی جاتی ہے۔ آؤ آؤ رحمت کی بارش میں نہالو۔ آؤ آؤ نیکیوں کی طرف قدم بڑھاؤ کیونکہ اس مہینہ میں نیک عمل کرنے والوں پر

قبولیت کے انوار کا فیضان ہوتا ہے۔آؤ آؤ قبولیت کے فیضان سے مالا مال ہولو۔کیا معلوم پھر یہ مہینہ ملے نہ ملے۔

پیارے سنی بھائیو! حقوق اللہ کی ادائیگی میں ذرا بھی کوتاہی نہ کرو۔اسی میں بھلائی ہے اسی میں عافیت ہے۔اور حقوق العباد کو بھی پورے پورے طور پر ادا کرو۔نہ کسی کا دل دکھاؤ نہ کسی کو تکلیف پہنچاؤ۔سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں بھائی بھائی بن کر رہو۔ دیکھو دیکھو آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کی مدد چھوڑے۔دیکھو دیکھو ہمارے تمہارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مومن مومن کے لئے عمارت کی مثل ہے کہ اس کا بعض بعض کو قوت پہنچاتا ہے۔آؤ آؤ ایک دوسرے کے لئے دست وبازو بن جاؤ۔آپس میں اتحاد واتفاق پیدا کرلو۔خود بھی خوش رہو دوسرے کو بھی خوش رکھو۔ہرگز ہرگز ایسا کام نہ کرو جس سے دوسرا ناخوش ہو۔ہمیشہ ایک دوسرے کے کام آنے کی کوشش کرو۔اچھا اور بھلا وہی ہے جس سے بھلائی کی امید ہو اور وہ ہرگز اچھا نہیں جس سے لوگوں کو پریشانی ہو۔دیکھو میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اچھا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید ہو اور جس کی شرارت سے امن ہو۔اور تم میں برا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور جس کی شرارت سے امن نہ ہو۔

لہٰذا اچھے بنو برے نہ بنو۔شریف بنو شریر نہ بنو۔شرافت میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور شرارت میں نقصان ہی نقصان۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل ہم سب کو نیک واچھے اعمال کرنے اور بد وبرے اعمال سے بچے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

● ● ● ● ●